کیا
بائبل تبدیل
ہو گئی ؟

خدائے لاتبدیل کے لاتبدیل نام میں آداب وتسلیمات !

بندہ خداوند کریم کا نہایت ممنون ہے کہ اُس نے مجھے یہ فضل بخشا کہ اس عظیم اور عمیق مضمون پر اپنا قلم اٹھا سکوں ۔ اور میں اس بات کو کسی بھی بڑے سے بڑے اعزاز سے کم نہیں سمجھتا ۔ لہٰذا میں انتہائی کوشش کروں گا کہ خدا ہی کی رہنمائی میں اس مضمون پر کچھ لکھ سکوں کیوں کہ وہی اَپنے کلام کا مصنف ہے ۔

آپ اس مضمون کے سرِورق کو دیکھ کر حیران تو ہو ہی گئے ہوں گے کہ ایک مسیحی یہ لکھ رہا ہے کہ ''کیا بائبل تبدیل ہوگئی ؟'' جی ہاں آپ کی سوچ درست ہے لیکن یقین جانیئے کہ یہ ہمارے لیئے لمحہ فکر یہ ہے کہ ہم اہلِ کلیسیا صدیوں سے اس سوال کے جواب دیتے چلے آ رہے ہیں اور یہ سوال ایسا ہے کہ ہمیں ہر روز سُننے کا اتفاق ہوتا ہے ۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ۔ لہٰذا میں نے مناسب جانا کہ اس مضمون پر کُچھ تحریر کیا جائے تا کہ اہلِ کلیسیا کسی بھی شخص کو مناسب اور موزوں جواب دے پائیں ۔ امید ہے کہ آپ اس کے وسیلہ سے خوب برکت پائیں گے، آپ کا اپنا ایمان مضبوط ہوگا اور کسی دوسرے کو جواب دینے کا سلیقہ آ جائے گا ۔

در کھیئے کہ میرا یہ مضمون اس سوال کے جواب میں حرفِ آخر نہیں ہے ۔ اس میں مزید اضافہ کیا جا سکتا اور بہت کُچھ لکھا جا سکتا ہے ۔ میں صرف سمندر کو کوزے میں بند کرنے کی کوشش میں ہوں ۔

یاد رکھیئے کہ دُنیا میں سب سے زیادہ چھپنے والی اور، سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب بائبل مقدس ہی ہے اور یہ ایسی کتاب ہے جس کا تقریباً 2100 اکیس سو سے زائد زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے ۔ ہمیں مختلف شہادتیں ملتی ہیں کہ بائبل مقدس نہایت ہی موثر اور زندگیوں کو تبدیل کرنے والی کتاب ہے ۔ اگر آپ سے کسی ایسی کتاب کا نام پوچھا جائے جس میں ابدی زندگی اور فردوس کی گارنٹی ہے اور ایسی کتاب جس میں خدا تک رسائی کرنے کے لیئے کسی واحد راہ کا بیان ہے جس کے بغیر ہم قربتِ خداوندی نہیں حاصل نہیں کر سکتے تو وہ بائبل مقدس ہی ہے ۔

کسی بھی شخص یا چیز کے خلاف نفرت انگیز رویہ رکھنے سے بہت سے شکوک وشبہات جنم لیتے ہیں ۔ چونکہ بائبل مقدس خدا کا کلام ہے لہٰذا اس کے معتبر ہونے پر شک کرنے سے اس کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور نہ ہی اس میں کسی طرح کی تبدیلی آ جائے گی ۔ جس دور میں ہم اپنی زندگی گذارتے ہیں وہاں سچ کو چند ہی لوگ عزیز رکھتے ہیں زیادہ تر ایسے ہی ہیں جو جھوٹ کو سچ میں لپیٹ کر پیش کرتے ہیں اور ہم اُسے قبول کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں ۔

تاریخ عالم اس بات کی شاہد ہے کہ جن لوگوں نے بائبل مقدس سے دشمنی کی اُن کا کیا حشر ہُوا ۔ رومی دور میں جو کہ ابتدائی کلیسیائی زمانہ تھا، ایک رومی شہنشاہ

ڈائیوکلیشن نے کہا کہ جس کے پاس سے بائبل نکلے اُسے مار دیا جائے گا۔ وہ مسیحیت کا بہت بڑا دُشمن تھا۔ تاہم اُس وقت بھی ایسے لوگ تھے جن کے پاس خدا کا کلام تھا۔ پھر جب ایک مسیحی رومی شہنشاہ بنام قسطنطین نے اقتدار سنبھالا تو اس نے کہا کہ جس کے پاس بائبل ہوگی اسے بھاری انعام سے نوازا جائے گا۔ چنانچہ تین گھنٹوں کے اندر اندر لوگ بائبل مقدس کے پچپن نسخے لے آئے۔ ماضیِ رفتہ میں مسیحیت کو جتنا زیادہ دبایا گیا اُتنا ہی اُسے ترقی ہوئی اور پھیلی۔ یہی سبب ہے کہ کسی نے کہا کہ شہیدوں کا خون کلیسیا کا بیج ہے۔

اٹھارہویں صدی عیسوی میں ایک فرانسیسی آدمی جس کا نام والٹائر تھا۔ وہ دہریہ تھا جس نے یہ دعویٰ کیا ایک سو 100 سال کے عرصے میں دنیا سے بائبل ختم ہو جائے گی۔ چنانچہ 1776ء میں وہ بذاتِ خود مر گیا اور اس کا وہ چھاپہ خانہ جہاں وہ مسیحیت کے خلاف کتب چھاپتا تھا وہاں اَب بائبل مقدس کی چھپائی ہونے لگی ہے۔

امریکہ کا ایک معروف قانون دان بنام رابرٹ انگرسول اس سے بھی کہیں آگے بڑھ گیا۔ اُس نے یہ دعویٰ کیا کہ پچیس 25 برسوں کے اندر سارا عالم مسیحیت ختم ہو جائے گا۔ چنانچہ ان پچیس سالوں میں وہ خود درگور ہو گیا اور اس کا گھر YMCA کا دفتر بنا ہوا ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ بائبل مقدس کے خلاف اٹھنے والا ہر ہتھیار بُری طرح نیست ہوا اور ٹوٹ گیا۔ ہر منصوبہ ناکام ہو گیا۔ بائبل مقدس کو نیست کرنے والے اس طور ختم ہوئے کہ اُن پر نوحہ و ماتم کرنے والا کوئی نہ تھا کیوں کہ انہوں نے بائبل مقدس کے خلاف آواز بلند کر کے خدا کی غیرت کو للکارا ہے۔ کُرہ ارض پر بہت سے معاشرے ابھرے، کئی بادشاہتوں کو وجود ملا، بائبل مقدس کے خلاف بڑے بڑے طوفان کھڑے ہوئے لیکن کوئی بھی چیز اسے ضرر نہ پہنچا سکی۔ مسیح خداوند نے بذاتِ خود اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا "یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔" (متی 17:5) یہی سبب ہے کہ انجیل مقدس میں آیا ہے "چنانچہ ہر بشر گھاس کی مانند ہے اور اس کی ساری شان و شوکت گھاس کے پھول کی مانند۔ گھاس تو سوکھ جاتی ہے اور پھول گر جاتا ہے لیکن خداوند کا کلام ابد تک قائم رہے گا۔۔۔" (۱۔پطرس ۱: ۲۴۔۲۵)۔

لہٰذا عزیز قاری! بائبل مقدس پر شکوک و شبہات کیساتھ حملہ آور ہو کر غضبِ الٰہی کو موقع نہ دے۔ ایمان کے ساتھ اس کا مطالعہ کر، اس کی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کر، دوسروں کے ساتھ اس کا بیان کر اور لوگوں کو اسے سکھا تا کہ تُو برکت پائے۔ تُو خدا کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ ہی تُجھے ایسا کرنا چاہیے ۔ بائبل مقدس اصل میں مجموعۂ کتب ہے۔ اس میں 66 کُتب ہیں جنہیں پارے بھی کہا جا سکتا ہے۔ تقریباً 1600 برسوں کے دورانیہ پر مبنی یہ کتاب خدا کی طرف سے خاص چنیدہ اور برگزیدہ لوگوں پر الہام کے ذریعے تحریر کی گئی۔ ان برگزیدہ لوگوں کی تعداد 40 ہے۔

بائبل مقدس کے دو بڑے اور اہم حصص ہیں جنہیں عہدِ عتیق یعنی پرانا عہد نامہ اور عہدِ جدید یعنی نیا عہد نامہ بھی کہا جاتا ہے۔ عہدِ عتیق میں 39 کتب، صحائف یا پارے ہیں جبکہ عہدِ جدید میں 27 کتب یا پارے ہیں۔ بائبل مقدس کی ان کتب کو عام فہم زبان میں توریت شریف، زبور شریف، صحائفِ الانبیاء اور انجیل شریف بھی کہا جا سکتا ہے۔ عہدِ عتیق کا آغاز آدم و حوّا کی کہانی سے ہوتا ہے۔ عہدِ عتیق میں تخلیقِ کائنات اور بنی اسرائیل کی تاریخ کا بیان ہے۔ اس میں یسوع مسیح کی تعلیمات یعنی ولادتِ مسیح سے لے کر اس کے دکھ اٹھا کر آسمان پر چلے جانے تک سے متعلق پیشنگوئیاں ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر پیشنگوئیاں پوری ہو چکی ہیں۔

میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کر چکا ہوں کہ بائبل مقدس کا اصل مصنف خدا بذاتِ خود ہے ۔ اور خدا نے اپنے برگزیدہ لوگوں پر جن کی زبانیں، معاشرے اور علاقے فرق فرق تھے اُن پر اپنے کلام کو الہام کیا کہ وُہ اسے احاطۂ تحریر میں لائیں ۔ انہوں نے اپنی زبان میں اپنی لوگوں کے لیئے اس الہامی کلام کو تحریر کیا ۔ خدا نے اپنے کلام کو حرف بہ حرف اِملا کے طور پر نہیں لکھوایا بلکہ اُس نے اپنے پیغام کو لوگوں کی اپنی زبان میں تحریر کروایا کہ وہ اسے سمجھ پائیں ۔ یہ پیغام قوموں کے لیئے آگاہی کا پیغام تھا جو نہ صرف اُس وقت کے لوگوں کے لیئے بلکہ حال اور مستقبل کے لوگوں کے لیئے بھی ہے ۔

کلام مقدس یعنی بائبل کے تحریر کیئے جانے میں معجزہ یہ ہے کہ اگر چہ یہ تقریباً 1600 برسوں میں لکھا گیا تو بھی اس کے پیغام میں خاص تواتر ہے اور ہر بات کا اگلی بات کے ساتھ تعلق ہے ۔ خدا کی الہامی قدرت کے بغیر اس تسلسل کو برقرار رکھنا محال ناممکن تھا ۔ 1600 سالوں پر محیط کتب کا یہ مجموعہ یوں لگتا ہے کہ جیسے یہ ایک ہی کتاب ہے جبکہ درحقیقت یہ 66 مختلف کتب کا مجموعہ ہے ۔

بائبل مقدس تین اہم زبانوں میں تحریر ہوئی جو عبرانی، ارامی اور یونانی ہیں ۔ عام طور پر لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ بائبل اپنی اصل حالت میں نہیں ہے اور یہ کتب اب بدل چکی ہیں اور منسوخ ہو چکی ہیں ۔ کچھ کا یہ خیال ہے کہ قرآن حکیم کی آمد کے بعد ان کُتبِ سابقہ کی کوئی اہمیت نہیں رہی ۔ جبکہ کُچھ یہ کہتے ہیں کہ عیسائیوں نے اپنے اُلو کو سیدھا کرنے کے لیئے اِن کتب میں بذاتِ خود تبدیلی کردی ہے ۔

میں اس موقع پر اپنی خوش بختی اور اپنے لیئے بڑے اعزاز کی بات سمجھتا ہوں کہ مسیحی ایمان کے مطابق ایک مسیحی ہونے کی حیثیت سے اس اعتراض کا جامع جواب دوں ۔ سب سے پہلے تو میں یہ عرض کروں گا کہ اس اعتراض کے جواب میں بائبل مقدس خود کیا فرماتی ہے ۔ اُس کے بعد جو یہ اعتراض کرتے ہیں اُن کے پہلو کے اعتبار سے جواب دوں گا ۔ میں ایمان رکھتا ہوں کہ اس مضمون کے اختتام پر عقلمند اور دانا حضرات و خواتین یہ جان لیں گے کہ کیا بائبل مقدس بدل چکی ہے؟ منسوخ ہو چکی ہے یا جوں کی توں اپنی جگہ پر ویسی کی ویسی ہے ۔ اس مضمون پر علماءِ مسیحیت نے پہلے ہی قلم اٹھایا ہے ۔ اس تعلق سے مزید مواد مسیحی کتب خانوں میں دستیاب ہے ۔

یاد رکھیئے کہ اہلِ یہود عہدِ عتیق کی نقول تیار کرنے میں بڑے محتاط تھے کیوں کہ چھاپہ خانوں میں آج کے دور کا جدید طریقہ نہیں تھا ۔ وہ ہر صفحے کو اور صفحے کی ہر سطر کو اور سطر کے الفاظ کو اور یہاں تک کہ وُہ حروف کی گنتی بھی کیا کرتے تھے ۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اصل نسخے سے ایک بے نقص کاپی تیار کی جا سکے ۔ اگر وُہ کسی نقل سے تسلی نہ پاتے تو اُس نقل کو ضائع کر دیتے تھے ۔

جب کبھی وہ اپنی عبرانی زبان میں خدا کا نام لکھتے تو وہ نیا قلم استعمال کرتے تھے ۔ اس معاملے میں وہ بہت محتاط تھے ۔ ہمارے عجائب گھروں میں ہزاروں کی تعداد میں وہ پرانے نسخے موجود ہیں جو اس وقت ہاتھ سے لکھے گئے تھے ۔ ہمارے آج کے تراجم اُن قدیم نسخوں کے ساتھ مکمل طور پر ملتے ہیں ۔ اِن قدیم طوماروں میں سے کُچھ اُنیسویں صدی عیسوی میں بھی ملے اور وُہ بھی ہماری آج کی بائبل مقدس کے ساتھ بالکل ملتے ہیں جن میں کسی طرح کا کوئی فرق نہیں اور غلطیوں سے پاک ہیں ۔

توریت کی پانچویں کتاب یا پارے میں خدا نے اپنی بندہ موسیٰ کی معرفت بنی اسرائیل کو یہ حکم دیا کہ" جس بات کا میں تُم کو حکم دیتا ہوں اُس میں نہ تو کُچھ بڑھانا اور نہ گھٹانا تا کہ تم خداوند اپنے خدا کے احکام کو جو میں تم کو بتاتا ہوں مان سکو" (استثناء 2:4)۔

اسی کتاب میں خدا پھر فرماتا ہے" جس جس بات کا میں حکم کرتا ہوں تُم احتیاط کر کے اُس پر عمل کرنا اور تُو اُس میں نہ کُچھ بڑھانا اور نہ ہی اُس میں سے کُچھ گھٹانا" (استثناء 32:12)۔ امثال کی کتاب میں سلیمان بن داؤد فرماتے ہیں" خدا کا ہر ایک سُخن پاک ہے اور ان کی سپر ہے جن کا توکل اُس پر ہے۔ تو اس کے کلام میں کُچھ نہ بڑھانا مبادا وہ تم کو تنبیہ کرے اور تو جھوٹا ٹھہرے" (امثال 30:5-6)۔

پھر یسعیاہ نبی کی معرفت خداوند نے فرمایا" ہاں گھاس مُرجھاتی ہے اور پھول کملاتا ہے پر ہمارے خداوند کا کلام ابد تک قائم رہیگا"۔ (یسعیاہ 40:8)۔

پولس رسول اپنے روحانی فرزند تیمتھیس سے فرماتے ہیں" ہر ایک صحیفہ جوخدا کے الہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لیئے فایدہ مند بھی ہے۔ تا کہ مردِ خدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لیئے تیار ہو جائے" (2۔ تیمتھیس 3: 16-17)۔

یوحنا عارف روح القدس کی تحریک سے مکاشفہ کی کتاب میں فرماتے ہیں" میں ہر آدمی کے آگے جو اس نبوت کی کتاب کی باتیں سُنتا ہے گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی آدمی اُن میں کُچھ بڑھائے تو خدا اس کتاب میں لکھی ہوئی آفتیں اُس پر نازل کریگا۔ اور اگر کوئی اس نبوت کی کتاب کی باتوں میں سے کُچھ نکال ڈالے تو خدا زندگی کے درخت اور مُقدس شہر میں سے جن کا اس کتاب میں ذکر ہے اُس کا حصہ نکال ڈالے گا" (مکاشفہ 22:18-19)۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ خدا نے اپنے کلام کی حفاظت کا ذمہ بھی خود لیا ہوا ہے۔ کیا یہ وہ جملہ نہیں جو ہم اکثر سُنتے ہیں؟ میں اس نظریے کو نہیں سمجھتا کہ جب خدا نے خود اپنے کلام کا ذمہ لیا ہو تو اسی گھر میں ڈاکہ پڑ جائے یہ ہو نہیں سکتا! بائبل مقدس کا خدا وہ نہیں جو نہایت ہی کمزور اور انتہائی مصروف ہو کہ اسے خبر ہی نہ ہو کہ اُس کے گھر ڈاکہ پڑ جائے اور اسے علم ہی نہیں کہ بائبل تبدیل ہو رہی ہے۔

خدائے تادر سے بڑھ کر قدرت والا اور کوئی نہیں ہے۔ مندرجہ بالا حوالہ جات پڑھنے کے بعد کسی مسیحی کا ایسی گھنونی حرکت کرنا ممکن نہیں ہے۔ اور اگر ہم یہ کہیں کہ ایسا ہوا ہے تو پھر اس کے ثبوت کی ضرورت ہے کہ وہ کونسا شخص ہے جس نے یہ بھیانک حرکت کی اور کس وقت کی ؟ وہ کونسا ایسا آدمی ہے جو یہ کہے کہ یہ اصل والی بائبل ہے اور یہ موجودہ بائبل ہے جو نقل ہے۔ اور تبدیل شدہ ہے۔ اگر اس بات کا کوئی ثبوت نہیں تو پھر ایسے مکروہ اور ناپاک الفاظ کہہ کر غضب الٰہی کو موقع نہ دیں۔ جھوٹ پر مبنی بات کے کوئی سر پاؤں نہیں ہوتے۔ لہٰذا ان بے بنیاد اور جھوٹی باتوں کو آگے نہ پھیلائیں۔

اَب میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسلام ان کتب سے متعلق کیا کہتا ہے۔ کیوں کہ بائبل کی تبدیلی کا الزام اسی دین کے پیروکار کرتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے ہی عرض کیا کہ اسلام اور مسیحیت کا طالب علم ہونے کے اعتبار سے میں نے اس مضمون سے متعلق لکھی جانے والی بہت سی کتب کا مطالعہ کیا۔ جب میں قرآن حکیم کا مطالعہ کرتا ہوں تو مجھے کوئی ایسی آیت نہیں ملتی جس میں یہ ہو کہ بائبل تبدیل ہوگئی یا منسوخ ہوگئی ہے بلکہ قرآن حکیم میں

آیا ہے کہ ''اُس نے تجھ پر یہ کتاب حق پر مشتمل اتاری جو اُس کو اس سے پہلے تھی پورا کرنے والی ہے اور اُس نے لوگوں کو ہدایات دینے کے لیئے اس سے پہلے توراۃ اور انجیل کو نازل کیا تھا اور اُس نے فیصلہ کُن نشان نازل کیا ہے'' (آل عمران 5,4)۔

''اور جو تجھ پر نازل کیا گیا یا جو تُجھ سے پہلے نازل کیا گیا تھا اُس پر ایمان لاتے ہیں اور آئیندہ ہونے والی پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اس ہدایت پر ہیں جو اُن کے رب کی طرف سے ہے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں'' (بقرہ 5,4)۔

''تم کہو کہ ہم اللہ پر اور جو کُچھ ہماری طرف اتارا گیا ہے اور جو کُچھ، ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اضحاقؑ اور یعقوبؑ کی اولاد پر اُتارا گیا تھا اور جو کُچھ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دیا گیا تھا اور جو کُچھ باقی انبیاء کو اُن کے رب کی طرف سے دیا گیا تھا ایمان رکھتے ہیں اور ہم ان میں سے ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں (بقرہ 136)۔

''حالانکہ اس سے پہلے موسیٰؑ کی کتاب گزر چکی ہے جو رہنمائی کرنے والی تھی اور رحمت بھی تھی اور یہ ایک ایسی کتاب ہے جو اَپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور عربی زبان میں ہے۔۔۔'' (الاحقاف 13،31)

''اہل کتاب کے ساتھ کبھی بحث نہ کرو۔۔۔ کہو کہ جو تم پر نازل ہوا ہم اس پر ایمان لاتے ہیں'' (العنکبوت 47)۔

''تجھ سے صرف وہی باتیں کہی جاتی ہیں جو تجھ سے پہلے رسولوں کو کہی گئیں تھیں'' (حٰم السجدہ 44)۔

''اور تیرے رَب کی بات حق اور انصاف کے ساتھ پوری ہو کر رہے گی۔ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں۔۔۔'' (الانعام 116)۔

''توراۃ اور انجیل میں ہدایت ہے۔۔۔ انہیں رَدّ کرنے والوں کے لیئے سخت عذاب ہے'' (آل عمران 5)۔

''تو کہہ دے کہ اے اہل کتاب جب تُم توراۃ اور انجیل اور جو کُچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر اتارا گیا ہے اس کو ظاہر نہیں کرو گے تم کسی اَچھی بات پر نہیں۔۔۔'' (المائدہ 69)۔

غرضیکہ اس موضوع پر قرآن حکیم میں کئی اور حوالہ جات پائے جاتے ہیں مگر میں یہاں پر اُن کا ذکر نہیں کروں گا آپ خود قرآنِ حکیم کا مطالعہ فرما سکتے ہیں۔ تاہم اسلامی عقیدے (ایمانِ مفصل اور ایمانِ مجمل) میں بھی ذکر ہے کہ ''میں کتابوں پر بھی ایمان لاتا ہوں''۔

یوں کہا جا سکتا ہے کہ اسلام مسیحیت سے تقریباً 600 برس بعد میں آیا جبکہ توریت، زبور صحائف تو اس سے بھی کہیں زیادہ پہلے لکھے گئے۔ اور 600 سال بعد میں قرآن شریف کتبِ سابقہ کی تصدیق کرتا اور اُن کی شان بیان کرتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کتب سابقہ اسلام و قرآن کی آمد سے پہلے درست اور معتبر تھیں۔ اگر یہ کتب بدل چکی ہوتیں یا منسوخ ہو چکی ہوتیں تو قرآنِ حکیم کبھی بھی ایسی کتب کی تصدیق نہ کرتا۔ آپ کبھی کسی ایسے شخص کا یقین نہیں کریں گے جو قابلِ اعتبار ہی نہیں ہے۔

قرآن نہیں کہتا کہ یہ کتب قابلِ اعتبار نہیں ہے بلکہ وہ اُن کی تصدیق کرتا ہے۔ قرآن کو بنیاد بنا کر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ توریت، زبور یا انجیل مقدس بدل گئے یا منسوخ ہو چکے ہیں۔ یہاں پر حرفِ آخر کے طور پر کہوں گا کہ جب اسلام آیا تو یہ کتبِ سابقہ اپنی اصل حالت میں تھیں۔ نہ تو یہ تبدیل تھیں اور نہ ہی منسوخ تھیں۔

اَب ہم مختصر طور پر یہ بات کریں گے کہ کیا اسلام کی آمد کے بعد ان کتب کا تبدیل ہونا ممکن تھا۔ یہ تو صحیح ہے کہ قرآن اُن کتابوں کی تصدیق کرتا ہے مگر ہو سکتا ہے کہ کسی نے بعد میں اِن کتابوں میں کوئی تبدیلی کر دی ہو۔ اگر یہ سچ ہو سکتا ہے تو پھر یہ بھی تحقیق کرنی ہوگی کہ کس نے یہ گھنونی حرکت کی، کب کی اور کہاں کی؟۔

میرا ایمان ہے کہ اسلام کے بعد ایسا ہونا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن تھا۔ چھ صدیاں یا 600 سال کا عرصہ کچھ تھوڑا عرصہ نہیں ہے۔ اس دوران کئی بادشاہتیں آئیں اور چلی گئیں، مختلف معاشرے اُبھرے اور ختم ہو گئے۔ مختلف نسلیں اور اہلِ زبان آئے اور کُوچ کر گئے۔ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ان 600 برسوں میں مسیحیت صرف ایک گھر تک ہی محدود ہو کر رہ گئی تھی۔ جواب واضح ہے کہ "نہیں"۔ اس عرصے میں مسیحیت پوری دنیا میں پھیل چکی تھی۔ اور اگر بائبل مقدس کے تبدیل کرنے میں میرا کوئی فائدہ ہوتا تو ممکن ہے کہ میں اپنے خاندان کو بھی پیچھے لگا لیتا جو ممکن تو نہیں ہے تاہم میں اُن لوگوں تک کیسے پہنچتا کہ اپنی بائبل تبدیل کرو جن کی زبان، رہنا سہنا اور معاشرہ ہی بالکل فرق ہے۔ میں کیسے ساری دنیا میں جا کر کتابِ مقدس کی تمام نقول میں تبدیلیاں کرواتا۔ آج کا دور وہ ہے کہ جس میں سگا بھائی اَپنے سگے بھائی کا نہیں بنتا تو میرے پیچھے کون لگتا اور وہ بھی یہ کہ بائبل مقدس کو تبدیل کر دیا جائے جو خدا کا الہامی کلام ہے۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ بائبل مقدس کلامِ خدا ہے اور جیسے یہ قبل از اسلام اَپنی اصل حالت میں تھی وہ آج بھی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ لوگوں کی بھلائی اور اُن کے سمجھنے کے لیئے اس کتاب کا اصل زبان سے اکیس سو 2100 سے زائد زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے تا کہ ہر شخص اَپنی ہی زبان میں محبتِ الٰہی اور بنی نوانسان کے لیئے منصوبۂ نجات کو سمجھ سکے۔

جیسا کہ خدا خود لاتبدیل اور آج کل بلکہ ابد تک یکساں ہے اُسی طرح اُس کا کلام بھی لاتبدیل ہے اور ہم خواہ مسلمان ہیں یا مسیحی اس سچائی سے واقف ہیں۔ اگر اس موضوع سے متعلق آپ کو مزید معلومات درکار ہوں تو عبرانی اور یونانی سیکھیں اور پرانے قدیم طوماروں کا مطالعہ کریں۔ آپ کو معلوم ہی ہے کہ ہمیں کہا گیا ہے کہ "علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے"۔ آئیں ہم اس سچائی کا اَپنی زندگی پر اطلاق کریں اور دِل سے اِس کے طالب ہو جائیں۔ یہ ممکن ہے کہ بائبل مقدس میں کچھ چھپائی کی غلطیاں ہوں کیوں کہ یہ تراجم ہیں لیکن یہ تراجم اُن اصل زبانوں سے ہی ہیں۔ یاد رکھیئے کہ یہ کتب لکھی لکھائی

آسمان سے نازل نہیں ہوئیں بلکہ خدا نے اپنا پیغام برگزیدہ لوگوں پر اپنے پاک رُوح کے وسیلہ سے الہام کیا اور انہوں نے اُسے اپنی زبان میں تحریر کیا۔

اگر ابھی بھی آپ کا ذہن صاف نہیں تو پھر میرے ساتھ مل کر دعا کریں کہ "اے خداوند خدا میرے دِل کی آنکھوں کو روشن کر اور میرے دِل پر سے پردے کو اُتار تا کہ میں تیرے کلام کی عظیم سچائیوں کو سمجھ سکوں اور تحقیق کروں اور ڈھونڈوں کہ صراطِ مستقیم کیا ہے اور کہاں ہے؟ آمین۔(ثم آمین)